

دانی ایل کی کتاب - نمبر تریسٹھ

ملر کے چارٹس سے آگے: اسلام، تحقیقی عدالت، اور آخری آزمائش

Jeff Pippenger

2024-01-27

ہمیں بتایا گیا ہے کہ، "خدا نے ولیم ملر کے ذہن کو نبوتوں کی طرف متوجہ کیا اور اسے کتابِ مکاشفہ پر بڑی روشنی عطا کی۔" جس تاریخی پس منظر میں وہ پروان چڑھا، اسی نے اسے کتابِ مکاشفہ کے باب بارہ، تیرہ، سولہ، سترہ اور اٹھارہ میں موجود "بڑی روشنی" کو سمجھنے سے روک رکھا، کیونکہ ان ابواب میں ان سلطنتوں کے کام کی نشان دہی کی گئی تھی جن کا ذکر نبوت میں ہے، اور وہ اپنے تاریخی نقطہ نظر سے انہیں دیکھ نہیں سکتا تھا۔

کتابِ مکاشفہ کے بارے میں ملر کو جو روشنی دی گئی، وہ کلیسیاؤں، مہروں اور نرسنگوں کے بارے میں تھی، اور آخری تین نرسنگے، جنہیں "تین ہائے" کہا گیا ہے، حقوق کی دو لوحوں پر دکھائے گئے ہیں۔ "عظیم روشنی" جو ملر کو کتابِ مکاشفہ میں دی گئی، بائبل کی پیشین گوئی میں اسلام کے کردار سے متعلق ہے۔ تاہم وہ "عظیم روشنی" بھی اُس کے تاریخی پس منظر کی وجہ سے محدود تھی۔

ایشیا کی سات کلیسیائیں مسیح کی کلیسیا کی تاریخ ہیں، اس کی سات صورتوں میں، اس کے تمام پیچ و خم میں، اس کی ہر خوشحالی اور مصیبت میں، رسولوں کے دنوں سے لے کر دنیا کے انجام تک۔ سات مہریں اس بات کی تاریخ ہیں کہ زمین کی طاقتیں اور بادشاہ کلیسیا کے ساتھ کیا کچھ کرتے رہے، اور اسی زمانے میں خدا نے اپنی قوم کی کیسے حفاظت کی۔ سات نرسنگے سات خاص اور سخت عدالتوں کی تاریخ ہیں جو زمین، یا رومی سلطنت، پر نازل کی گئیں۔ اور سات پیالے پاپائی روم پر نازل کی جانے والی آخری سات آفتیں ہیں۔ ان کے ساتھ بہت سے دوسرے واقعات بھی ملے ہوئے ہیں، جو معاون ندیوں کی طرح آ کر اس میں بے گئی ہیں، اور نبوت کے عظیم دریا کو بھرتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ پورا سلسلہ ابدیت کے سمندر میں جا کر ختم ہوتا ہے۔

"یہ، میرے نزدیک، کتابِ مکاشفہ میں یوحنا کی نبوت کا نقشہ ہے۔ اور جو شخص اس کتاب کو سمجھنا چاہتا ہے، اسے کلامِ خدا کے دوسرے حصوں کا گہرا علم ہونا چاہیے۔ اس نبوت میں استعمال ہونے والی علامات اور استعارات کی تشریح سب کی سب اسی میں نہیں کی گئی، بلکہ انہیں دوسرے انبیاء میں تلاش کرنا ہوگا، اور ان کی توضیح کتابِ مقدس کے دوسرے مقامات میں ملتی ہے۔ لہذا یہ ظاہر ہے کہ خدا نے ایسا انتظام کیا ہے کہ حتیٰ کہ کسی ایک حصے کی صاف اور واضح معرفت حاصل کرنے کے لیے بھی پورے کلام کا مطالعہ کیا جائے۔" ولیم ملر، ملر کے لیکچرز، جلد 2، لیکچر 12، 178۔

غور کیجیے کہ ملر "آخری سات بلاؤں" کو پاپائی روم پر آنے والے سات عذاب سمجھتا تھا۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکا کہ پاپائی روم کو ایک مہلک زخم لگا تھا جیسے شفا ملنی تھی۔ اس نے سات نرسنگوں کو "زمین، یعنی رومی سلطنت، پر نازل کیے گئے سات غیر معمولی اور سخت عذابوں کی تاریخ" کے طور پر پہچانا، لیکن وہ بت پرست روم اور پاپائی روم کی سلطنتوں کے درمیان امتیاز کو نہ پہچان سکا۔ چنانچہ پہلے چار نرسنگوں اور آخری تین نرسنگوں کے درمیان فرق دیکھنے کی اس کی صلاحیت محدود رہی۔

میلر یہ پہچاننے سے قاصر تھے کہ روم کے خلاف جو عذاب نازل ہوئے، وہ اتوار کی عبادت کے نفاذ کے جواب میں خدا کی طرف سے تھے، کیونکہ میلر کے پیروکار اپنی تاریخ کے اس دور میں اب بھی اتوار ہی کو عبادت کرتے تھے۔ میلر اس بات کو پہچاننے میں درست تھے کہ نرسنگے روم پر عذاب تھے، لیکن ان عذابوں

کے آنے کی مخصوص وجہ، اور پہلے چار اور آخری تین نرسنگوں کے درمیان فرق یا تو محدود تھا یا بالکل موجود نہیں تھا۔ اس محدود نقطہ نظر کے باوجود، اسلام کی تین ہائے کا یہ "قیمتی نگینہ" اب بھی اُن چارٹس میں شامل تھا جو خدا کے ہاتھ کی راہنمائی سے تیار کیے گئے تھے، اور ان چارٹس میں تبدیلی نہیں کی جانی چاہیے۔

روشن بصیرت ایک "دانشمند" نبوت کے طالب علم کو یہ پہچاننے کے قابل بناتی ہے کہ خدا نے نہ صرف اُن مقدس مردوں کو الہام دیا جنہوں نے بائبل تحریر کی، بلکہ کنگ جیمز بائبل کا ترجمہ کرنے والوں کے کام کی بھی اُس نے سرپرستی فرمائی، اور وہ صراحتاً فرماتا ہے کہ دو مقدس چارٹس کی تیاری میں بھی اُس نے اسی طرح کی الہی نگرانی اختیار کی۔

ملر کے پانچویں، چھٹے اور ساتویں نرسنگوں (اسلام) کا یہ "نگینہ" آخری دنوں میں دس گنا زیادہ درخشاں ہوتا ہے، کیونکہ یہ آخری نصف شب کی صدا کے موضوع کی نشاندہی کرتا ہے۔ ملرائیٹ تاریخ میں نصف شب کی صدا کا موضوع نبوی ادوار کے اختتام کی تاریخ تھی، اور اسی معنی میں آخری دنوں کا "نصف شب کی صدا" کا پیغام (جو تیسرے افسوس میں اسلام کا پیغام ہے) تمثیلی طور پر 22 اکتوبر 1844 کی تاریخ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ملرائیٹ تاریخ میں وہ تاریخ عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کی تمثیل ہے، اور 22 اکتوبر 1844 اور اتوار کے قانون دونوں کی تمثیل صلیب سے کی گئی تھی، جو مسیح کے ظفر مندانہ داخلہ کی تکمیل تھی۔

پانچویں، چھٹے اور ساتویں نرسنگوں کے بارے میں ملر کا "نگینہ" (اسلام) آخری ایام میں دس گنا زیادہ درخشاں ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ اسلام کی نشاندہی آخری زمانے کی اصلاحی تحریک کے موضوع کے مطابق کرتا ہے، جو تیسری وائے سے متعلق اسلام ہے۔ اس لیے، ایک سو چوالیس ہزار کی آخری اصلاحی تحریک کے موضوع کے طور پر، اس کی مثال پچھلی ہر اصلاحی تحریک کے موضوع سے ملتی ہے، چاہے وہ مسیح کی اصلاحی تحریک میں "قیامت" کا موضوع ہو، ملرائیٹوں کی تاریخ میں "نبوتی وقت" کا موضوع، داؤد کی اصلاحی تحریک میں "خدا کے صندوق" کا موضوع، یا موسیٰ کی اصلاحی تحریک میں "عہد" کا موضوع۔

خواہ صلیب کا واقعہ ہو، 22 اکتوبر 1844 کی تاریخ ہو، یا اصلاحی تحریکوں کے مختلف موضوعات، ہر تاریخ اور موضوع اُس زمانے کی نسل کے لیے زندگی اور موت کا امتحانی سوال تھا۔ ملر کا "اسلام کی تین آفتوں" والا "جوہر" بھی زندگی اور موت کا امتحانی سوال ہے، جیسا کہ "تیل" کے حوالے سے دس کنواریوں کی تمثیل میں پیش کیا گیا ہے۔ ملر کے جواہر اس کے خواب کے آغاز میں سورج کی طرح چمکتے تھے، مگر خواب کے اختتام پر وہ "دس گنا زیادہ" روشن تھے۔ ملر کے پیروکاروں کی تاریخ میں ملر کے جواہر مٹی کے تیل (چراغ کا تیل) کی مانند تھے، لیکن آج وہی جواہر راکٹ کے ایندھن کے برابر ہیں!

ملرائیٹس نے دوسری وائے میں اسلام سے متعلق وقت کی پیشگوئی کو سمجھا اور اس کا درست طور پر اطلاق کیا، جو 11 اگست 1840 کو پوری ہوئی، لیکن تیسری وائے، جو ساتواں نرسنگا ہے، کے بارے میں ان کی سمجھ یہ نہ دیکھ سکی کہ تیسری وائے بائبل کی نبوت کی چھٹی سلطنت پر عدالت کے طور پر وارد ہوگی، کیونکہ وہ پانچویں سلطنت کو دیکھتے ہی نہ تھے، چہ جائیکہ بائبل کی نبوت کی چھٹی سلطنت کو۔ پھر بھی مکاشفہ کے بارے میں "عظیم روشنی" جو ملر کو دی گئی تھی، آخری دنوں کی "آدھی رات کی پکار" میں دس گنا زیادہ چمکے گی۔

حقوق کی دو تختیوں پر پیش کیے گئے حقائق بنیادی طور پر وہ حقائق ہیں جو ماضی کی تاریخ میں پورے ہو چکے ہیں۔ یہ چارٹس اُن زمانی پیشگوئیوں پر مبنی ہیں جنہیں یکجا کرنے کی طرف ملر کی رہنمائی کی گئی تھی، اور وہ تمام زمانی پیشگوئیاں 1844 تک اختتام کو پہنچ چکی تھیں۔ وہی زمانی پیشگوئیاں آخری ایام میں اور زیادہ روشن نظر آئیں گی، کیونکہ وہ آج بھی اتنی ہی درست دکھائی دیں گی جتنی کہ ملر کی تحریک کی تاریخ میں تھیں، مگر ان میں آخری ایام کے لیے کوئی براہ راست

زمانی پیشگوئیاں موجود نہیں ہیں۔ تاہم، وہ ماضی میں جن تاریخی ادوار کی نمائندگی کرتی تھیں ان کے تکراری نبوتی نمونے فراہم کرتی ہیں، اور ملر کے چند جواہرات کے ساتھ مستقبل کی پیشگوئیاں براہ راست نمایاں ہوتی ہیں۔

آسمانی مقدس میں مسیح کا وہ کام جو 1844 میں شروع ہوا تھا، اس وقت تک جاری رہے گا جب تک وہ کام مکمل نہیں ہو جاتا۔ تئیس سو دنوں کی نبوت، اور اس کے ذریعے جس تطہیر کے کام کی نشاندہی کی گئی تھی، ابھی تک "تکمیل کے عمل میں" ہے، جیسا کہ سسٹر وائٹ دریائے اولای اور حدیقل کے بارے میں بیان کرتی ہیں، چنانچہ اُس نبوت کی تکمیل دنیا کے خاتمے سے متعلق ہے۔

وہ روشنی جو دانی ایل کو خدا کی طرف سے ملی تھی، خصوصاً ان آخری دنوں کے لیے دی گئی تھی۔ دریائے اولائی اور حدیقل کے کناروں پر جو روئائیں اس نے دیکھیں—جو سنعر کے عظیم دریا ہیں—وہ اب پورا ہونے کے عمل میں ہیں، اور پیشگی بتائے گئے تمام واقعات عنقریب رونما ہوں گے۔ واعظین کے لیے شہادتیں، 112۔

دانی ایل کے باب سات اور آٹھ کی رؤیاؤں کے بعض حصے، جو دو لوحوں پر ہیں، ابھی مستقبل سے متعلق ہیں، کیونکہ دونوں مقدس میں مسیح کے کام کی نشاندہی کرتے ہیں۔ تاہم ان دونوں ابواب میں بائبل کی نبوت میں مذکور سلطنتوں کی تاریخی پائائی روم کے مہلک زخم پانے پر ختم ہو جاتی ہیں۔ وہ "پتھر" جو "بغیر ہاتھوں کے پہاڑ سے کاٹا گیا"، اور دانی ایل باب دو کی اٹھویں سلطنت، ابھی بھی مستقبل کی ہیں۔ لیکن دانی ایل کے باب دو، سات اور آٹھ کے حوالے سے چارٹس پر جو کچھ دکھایا گیا ہے، اس کا بیشتر حصہ پورا ہو چکا ہے۔

مقدس میں مسیح کا کام اور اسلام کی تیسری مصیبت بنیادی طور پر وہ دو موضوعات ہیں جو ملرائٹس کے زمانے سے آگے کی نبوی تاریخ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان دو موضوعات کے ساتھ، آخری دنوں کی وہ تاریخ بھی ہے جس کی تمثیل اس وقت نمایاں ہوتی ہے جب دونوں چارٹ ایک ہی لکیر پر لا کر رکھے جاتے ہیں۔ جب ایسا کیا جاتا ہے تو 1843 کی پہلی مایوسی، جیسا کہ پہلے چارٹ پر دکھائی گئی ہے، اپنی تصحیح دوسرے چارٹ پر پا لیتی ہے۔ یہ دونوں مل کر "سات گرجوں" کی "پوشیدہ تاریخ" کو ظاہر کرتے اور اس کی شناخت کراتے ہیں، جو اب یسوع مسیح کے مکاشفہ کی مہر کے کھلنے کے ساتھ کھولی جا رہی ہے۔

وہ "مخفی تاریخ" "سچائی" پر استوار ہے، اور "سچائی" کی نمائندگی تین عبرانی حروف سے ہوتی ہے جو مل کر "سچائی" کا لفظ بناتے ہیں۔ یہ لفظ عبرانی حروف تہجی کے پہلے، تیرہویں اور آخری حرف سے بنتا ہے، اور یہ حروف یسوع کی نمائندگی کرتے ہیں نہ صرف بطور سچائی بلکہ بطور الفا اور اومیگا بھی۔ "مخفی تاریخ" ایک مایوسی سے شروع ہوتی اور ایک مایوسی پر ختم ہوتی ہے، اور درمیان میں بغاوت ہے، کیونکہ "تیرہ" ایک ایسا عدد ہے جو بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے۔

سال 1843، جو پہلے چارٹ پر دکھایا گیا ہے، پہلی مایوسی اور انتظار کے وقت کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے۔ انتظار کا یہ وقت آدھی رات کی پکار کے پیغام کے آنے تک لے جاتا ہے، جہاں بیوقوف کنواریوں کی بغاوت ظاہر ہوتی ہے۔ پھر آدھی رات کی پکار کے پیغام کا اعلان آخری مایوسی تک کیا جاتا ہے۔ آدھی رات کی پکار کی وہ "پوشیدہ تاریخ" آخری دنوں میں (حرف بہ حرف) دہرائی جاتی ہے۔

"مجھے اکثر دس کنواریوں کی تمثیل کی طرف رجوع کرایا جاتا ہے، جن میں سے پانچ عقلمند تھیں اور پانچ نادان۔ یہ تمثیل حرف بہ حرف پوری ہوئی ہے اور ہوگی، کیونکہ اس کا اس زمانہ پر ایک خاص اطلاق ہے، اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی مانند، یہ پوری ہوئی ہے اور زمانہ کے اختتام تک حال کی سچائی کے طور پر قائم رہے گی۔" Review and Herald, August 19, 1890.

جب صحیح طور پر سمجھا جائے تو پچھلا بیان یہ واضح کرتا ہے کہ آخری دنوں میں وہ واحد لوگ جن میں نادان یا دانا کنواری ہونے کا امکان ہے، وہ ایک ایسے گروہ کے افراد ہیں جنہوں نے مایوسی کا سامنا کیا ہے۔ یہی مایوسی تاخیر کا وقت پیدا کرتی ہے، اور وہ تمثیل جو "حرف بہ حرف پوری ہو چکی ہے اور ہوگی" اس بنیاد پر قائم ہے کہ اس مایوسی سے شروع ہونے والے تاخیر کے وقت کے دوران کنواریوں کے اندرونی طور پر کیا اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ مایوسی جس نے شہر کی گلی میں "دو گواہوں" کو قتل کر ڈالا، اور انہیں وادی موت میں مردہ، سوکھی ہڈیوں میں بدل دیا، 18 جولائی 2020 کو پیش آئی۔ بڑی حد تک ایڈونٹسٹ برادری اس مایوسی میں شامل نہ تھی۔ بلکہ اگر کچھ کہا جائے تو، جب "دو گواہ" گلی میں مقتول پڑے تھے، انہوں نے ناکام پیش گوئی کا جشن منایا۔ حرف بہ حرف کا مطلب ہے "حرف بہ حرف"۔

میلرائیٹ تاریخ میں، سابق عہد کے لوگ (پروٹسٹنٹ ازم) نے 1843 کی ناکام پیش گوئی (پہلی مایوسی) کا جشن منایا، اور اسی موقع پر پروٹسٹنٹ اپنی آزمائشی مہلت کی حدوں سے تجاوز کر گئے۔ آزمائش کا یہ وقت 11 اگست 1840 کو شروع ہوا، جب مکاشفہ باب دس کا قوی فرشتہ دوسری آفت (اسلام) کی وقت کی نبوت کی تکمیل پر نازل ہوا۔ پروٹسٹنٹوں نے پہلی مایوسی پر نبوتی وقت کو رد کر دیا، کیونکہ غلط پیش گوئی نے انہیں حق کی مزید تلاش چھوڑ دینے کا بہانہ فراہم کر دیا۔ میلرائیٹ تاریخ کے تمام سنگ میل کا موضوع "وقت کی نبوت" تھا۔

11 ستمبر 2001 کو، مکاشفہ اٹھارہ کا فرشتہ تیسری ہائے (اسلام) کی نبوت کی تکمیل پر نازل ہوا۔ آخری دنوں کی تمام علامتوں کا موضوع اسلام ہے۔ پہلی مایوسی عہد سابق کے لوگوں کی ایک تطہیر کے خاتمے کی نشاندہی کرتی ہے، کیونکہ عہد سابق کے لوگوں کو پھر یہ بہانہ فراہم ہو گیا کہ وہ اب مزید سچائی کی تلاش نہ کریں۔ پھر آخری دنوں کی "کنواریوں" کے لیے آزمائش کا وقت شروع ہوا، کیونکہ فرشتے کے نزول کے ساتھ جو عہد سابق کے لوگوں کی آزمائش شروع ہوئی تھی، وہ پہلی مایوسی پر ختم ہو گئی۔ یوں ان لوگوں کی آزمائش شروع ہوئی جو کنواریوں کے طور پر پیش کیے گئے ہیں، اور یہ عمل آزمائش بالآخر ظاہر کرے گا کہ وہ کنواریاں بیوقوف ہیں یا دانا۔

پہلی اور آخری مایوسی کے درمیان نصف شب کی پکار کا پیغام ہے۔ ملر کے پیروکاروں کے لیے نصف شب کی پکار کے پیغام کا موضوع "وقت" تھا، اور آخری دنوں میں نصف شب کی پکار کے پیغام کا موضوع "اسلام" ہے۔ ملر کے خواب میں اسے ایک صدا (پکار) کے ساتھ جگایا جاتا ہے، اور اس وقت اس کے جواہرات پہلے کی نسبت دس گنا زیادہ چمکتے ہیں۔ چارٹوں پر موجود وہ جواہرات جو براہ راست آخری دنوں کی ایک پیش گوئی کی نشان دہی کرتے ہیں، یہ ہیں: اسلام اور تفتیشی عدالت۔ چنانچہ، نصف شب کی پکار کے "پیغام" کے امتحانات اور تفتیشی عدالت سے مراد "تجرے" کے امتحانات سابقہ عہد کے لوگوں کے لیے نہیں، بلکہ ان کے لیے ہیں جو اپنے آپ کو آخری کنواریاں ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

وہ تصویر جو دونوں چارٹس کو یکجا کرنے سے بنتی ہے—جو پہلی سے آخری مایوسی تک کی تاریخ کی نشاندہی کرتی ہے—یہ واضح کرتی ہے کہ جب "سات گرجوں" کی "پوشیدہ تاریخ" وقوع پذیر ہو رہی ہوتی ہے تو تحقیقی عدالت کا آخری کام تکمیل پا رہا ہوتا ہے۔ وہ آخری کام ایک سو چوالیس ہزار کی مہر بندی ہے، اور یہ دانی ایل باب نو کے "پریشانی کے ایام" کے دوران، مکاشفہ باب گیارہ میں قوموں کے غضبناک ہونے کے دوران، مکاشفہ باب سات کی "چار ہواؤں" کو تھامے رکھنے کے دوران، یسعیاہ باب ستائیس کے "مشرقی ہوا کے دن میں تند ہوا کو روک دینے" کے دوران، اور اس "غضبناک گھوڑے کو روکنے" کے دوران وقوع پذیر ہوتا ہے جو چھوٹ نکلنے اور دنیا پر موت اور تباہی لے آنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ تمام نبوی گواہیاں تیسری وائے کے اسلام کی نمائندگی کرتی ہیں، جیسا کہ مقدس چارٹس پر دکھایا گیا ہے۔

حقوق کے دو مقدس چارٹس کے تین بنیادی عناصر، جو خاص طور پر اُن واقعات سے متعلق ہیں جو چارٹس کی اشاعت کے بعد مستقبل میں تھے، یہ ہیں: ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی، اسلام، اور دس کنواریوں کی مثل کی تکمیل۔ یہ چارٹس "تجربہ" اور "پیغام" دونوں کے ایک امتحانی، مہر بندی کے عمل کی نشاندہی کرتے ہیں۔ نادان کنواری کے لیے ضروری تجربہ "مسیح تم میں، جلال کی امید" ہے، جو اُس کمال کا مظہرے جس کی نمائندگی ایک لاکھ چوالیس ہزار کرتے ہیں۔

یعنی وہ بھید جو زمانوں اور نسل در نسل پوشیدہ رہا، مگر اب اس کے مقدسوں پر ظاہر کیا گیا ہے۔ انہیں خدا نے بتانا چاہا کہ غیر قوموں میں اس بھید کے جلال کی دولت کیا ہے؛ یعنی مسیح تم میں، جلال کی امید۔ ہم اسی کی منادی کرتے ہیں، ہر ایک شخص کو خیردار کرتے اور ہر ایک شخص کو پوری حکمت سے تعلیم دیتے ہیں، تاکہ ہم ہر ایک شخص کو مسیح یسوع میں کامل کر کے پیش کریں۔ کلسیوں 28-1:26

ایک لاکھ چوالیس ہزار کو ایسے لوگوں کے ایک گروہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو ایک "قید" سے نکل آئے ہیں۔ وہ قید جس کی کتاب مکاشفہ میں براہ راست تصویر کشی کی گئی ہے، ساڑھے تین دن تک گلی میں مردہ پڑے رہنے کی قید ہے، جیسا کہ مکاشفہ باب گیارہ میں دکھایا گیا ہے۔ علامتی موت کی یہ قید احبار باب چھبیس کے "سات گنا" کی نمائندگی کرتی ہے، اور وہ قید توبہ کے اظہار کا تقاضا کرتی ہے، جیسا کہ باب نو میں دانی ایل کی دعا سے واضح کیا گیا ہے۔

جب مردہ خشک ہڈیوں کو پھر سے زندگی دی جاتی ہے، تو انہیں فوراً ایک "علم" کی مانند بلند کیا جاتا ہے۔ موت کی حالت میں ان کے اندر مسیح، جو جلال کی امید ہے، موجود نہیں تھا۔ ان کی لازمی توبہ کا ایک حصہ یہ اقرار تھا کہ وہ خدا کے برخلاف چلتے رہے تھے، اور یہ کہ خدا بھی ان کے برخلاف چلا تھا۔ جب وہ نبوی طور پر متعین کی گئی شرائط پوری کر لیتے ہیں، تب مسیح "ناگہاں اپنی ہیکل میں آتا ہے"، اور وہ "تجربہ" حاصل ہو جاتا ہے جو اس کے بعد بلند کیے جانے والے علم کا حصہ بننے کے لیے ضروری ہے۔

وہ "تجربہ" جو اس وقت نمایاں ہوتا ہے جب دونوں چارٹ ایک ساتھ رکھے جاتے ہیں، آسمانی مقدس میں مسیح کے آخری کام کے ذریعے پورا ہوتا ہے۔ اس "تجربے" کی نمائندگی "mareh" کی رؤیا کرتی ہے، جو "ظہور" کی رؤیا ہے۔ درکار "پیغام" "chazon" کی رؤیا ہے، یعنی نبوی تاریخ کی رؤیا۔ اس "پیغام" کی شناخت خدا کی قریب الوقوع عدالت کے اس پیغام کے طور پر کی جاتی ہے جو ایک باغی دنیا پر آنے والی ہے، اور یہ عدالت تیسری "وائے" کے اسلام کے ذریعے برپا کی جاتی ہے۔

1856 میں، خداوند نے ایڈونٹ ازم میں روحانی یروشلیم کی تعمیر نو کو مکمل کرنا چاہا۔ 1798 سے 1844 تک تین فرشتوں کی آمد کے دوران، میلراٹ ہیکل اُن بنیادوں پر تعمیر ہو چکا تھا جو میلر کے خواب میں "جواہرات" کے طور پر دکھائی گئی تھیں، یعنی 1843 اور 1850 کے دو اولین چارٹس پر موجود نبوتی سچائیاں جنہوں نے حقوق باب دو کی تکمیل کی۔ پھر اس نے اپنی قوم کی رہنمائی کی کہ وہ اپنے ساتویں دن کے سبت کے قانون کی دیوار کھڑی کریں، اور انہیں قدیم اسرائیل کے "پرانے راستوں" کی طرف واپس لایا تاکہ "چلنے کے لیے راہ" کا کام پایہ تکمیل کو پہنچے۔ لیکن، اس پرانے راستے میں ایک عقیدہ، ایک پیشگوئی شامل تھی، جو انہیں آزمانے اور جدا کرنے کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ 1863 میں، ایڈونٹ ازم "سات وقت" کے امتحان میں ناکام ہوا، اور لاودکیہ کے بیابان میں بھٹکنے لگا۔

22 اکتوبر 1844، جلد آنے والے اتوار کے قانون کی علامت ہے، اور اتوار کے قانون کے وقت وہ کام پورا ہو جائے گا جس کی نمائندگی مصیبت کے دنوں میں گلی اور دیوار کی تکمیل کی انچاس برس کی مدت سے کی گئی ہے، جیسا کہ دانی ایل نے نشان دہی کی ہے۔

پس تو جان لے اور سمجھ لے کہ یروشلیم کی بحالی اور تعمیر کے حکم کے صادر ہونے سے مسیح رئیس تک سات ہفتے اور باسٹھ ہفتے ہوں گے: پھر بازار اور فصیل دوبارہ بنیں گے، بلکہ تنگی کے ایام

میں بھی۔ دانی ایل 9:25.

تمام انبیا ایک دوسرے سے متفق ہیں، اور دانیال کے "زمانہ مصیبت" کی نشاندہی بھی ابتدائی تحریرات کے اس اقتباس میں کی گئی ہے جس پر ہم غور کر رہے تھے۔

اس وقت، جبکہ نجات کا کام اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہوگا، زمین پر مصیبت آئے گی، اور قومیں غضبناک ہوں گی، مگر انہیں اس حد تک قابو میں رکھا جائے گا کہ تیسرے فرشتے کے کام میں رکاوٹ نہ پڑے۔ اسی وقت 'پچھلی بارش'، یا خداوند کی حضوری سے تازگی، آئے گی، تاکہ تیسرے فرشتے کی بلند آواز کو قوت دے، اور قدیسوں کو اس زمانے میں کھڑے رہنے کے لیے تیار کرے جب سات آخری آفتیں انڈیلی جائیں گی۔ ابتدائی تحریریں، 85.

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

جب تک وہ لوگ جو حق کا اقرار کرتے ہیں شیطان کی خدمت کر رہے ہیں، اُس کا جہنمی سایہ خدا اور آسمان پر اُن کی نظر کو منقطع کر دے گا۔ وہ اُن لوگوں کی مانند ہوں گے جنہوں نے اپنی پہلی محبت کھو دی ہے۔ وہ ابدی حقیقتوں کو دیکھ نہیں سکتے۔ جو کچھ خدا نے ہمارے لیے تیار کیا ہے وہ زکریا کی کتاب کے ابواب 3 اور 4، اور 12:4-14 میں پیش کیا گیا ہے: 'اور میں نے پھر جواب دیا اور اُس سے کہا، یہ دو زیتون کی شاخیں کیا ہیں جو دو سنہری نالیوں کے ذریعے اپنے اندر سے سنہرا تیل انڈیلتی ہیں؟ اور اُس نے مجھے جواب دیا اور کہا، کیا تو نہیں جانتا کہ یہ کیا ہیں؟ میں نے کہا، نہیں، اے میرے آقا۔ تب اُس نے کہا، یہ دو مسموح ہیں جو ساری زمین کے خداوند کے پاس کھڑے رہتے ہیں!'

خداوند وسائل و اسباب سے لبریز ہے۔ اس کے ہاں کسی سہولت کی کمی نہیں۔ ہماری کم ایمانی، ہماری دنیا پرستی، ہماری کھوکھلی باتیں، اور ہماری گفتگو میں ظاہر ہونے والی بے اعتقادی ہی وہ سبب ہے کہ ہمارے گرد تاریک سائے جمع ہو جاتے ہیں۔ مسیح نہ تو قول میں اور نہ کردار میں اس طور پر آشکار ہوتا ہے کہ وہ بالکل دلآویز اور دس ہزار میں سب سے اعلیٰ ہے۔ جب جان باطل پر اترانے پر راضی ہو جاتی ہے تو روح خداوند اس کے لیے بہت کم کر سکتی ہے۔ ہماری کوتاہ بین نظر سایہ تو دیکھتی ہے مگر اس کے پار کے جلال کو نہیں دیکھ پاتی۔ فرشتے چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں، جن کی تصویر ایک غضبناک گھوڑے کی طرح پیش کی گئی ہے جو بندھن توڑ کر تمام روئے زمین پر جھپٹنے کوئے تاب ہے، اور اپنے راستے میں تباہی اور موت لیے ہوئے ہے۔

"کیا ہم ابدی عالم کے عین کنارے پر سوئے رہیں؟ کیا ہم سست اور سرد اور مردہ رہیں؟ کاش کہ ہماری کلیسیاؤں میں خدا کا روح اور سانس اس کے لوگوں میں پھونکا جائے، تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور زندہ رہیں۔ ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ راہ تنگ ہے، اور دروازہ بھی تنگ۔ لیکن جب ہم اس تنگ دروازے سے گزرتے ہیں، تو اس کی وسعت بے حد و حساب ہے۔" Manuscript، Releases جلد 20، 217.